مالکی فقہاء کا فقہ القرآن کے باب میں تفسیری کام، ایک تعارفی مطالعہ

Commentary Work of Maliki Jurists in the Chapter of Fiqh-ul-Quran, an Introductory Study

ڈاکٹر سید نورالحسن ہاشمی[i] ڈاکٹر غلام حسین بابر[ii] عائشہ بی بی[iii]

Abstract

The Holy Qur'an is the most basic and fundamental source for Islamic jurisprudence. According to the traditions, since the time of the Holy Prophet, the method of obtaining rules through the Qur'an was common among the Companions of the Holy Prophet (sws). The verses mentioned in the Holy Qur'an are of two kinds. There are some verses in which the commandments are mentioned with great clarity and clarity. Most of the rules of the Holy Qur'an belong to this category. However, there are some rules which are taken through meditation. There are two more types. Some rulings are those which are deduced without any intermediary, there is no need to associate any other verse with it while some rulings are those which are derived from any other argument. Rulings derived from Qur'anic verses are called "Islamic jurisprudence" or "legal study of the Qur'an". Due to the importance of the rules of jurisprudence and its relation to practical life, many scholars have arranged the interpretation of the verses of the rules of jurisprudence. Scholars of all schools of jurisprudence have worked on it in different ways. In this regard, the work of the old and contemporary scholars of the Maliki school of thought is very remarkable. The article under consideration has been written in view of this need.

Keywords: Holy Qur'an, Maliki school of thought, Islamic jurisprudence.

قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیے نازل کیا ہے۔ قرآن پاک زندگی کے تمام پہلوؤں میں لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے خاص طور پر ان قانونی پہلوؤں میں جن کا سامنا ہر انسان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں کرنا پڑتا ہے۔ قرآن کی تعلیم پر مراقبہ آج تک جاری ہے خاص طور پر ان آیات پر جو اصول و ضوابط پر مبنی ہیں۔ قرآنی آیت سے اخذ کردہ احکام کو اسلامی فقہ کہا جاتا ہے۔ اسے "قرآن کا قانونی مطالعہ" بھی کہا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کی تمام آیات احکام سے متعلق نہیں ہیں بلکہ کچھ آیات میں احکام کو بیان کیا گیا ہے۔ وہ آیات کتنی ہیں؟ اس سے متعلق محققین نے بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق یہ پانچ سو آیات ہیں۔ یہ آیاتِ احکام عبادات، معاملات اور دیگر شعبۂ حیات سے متعلق ہیں۔ شیخ عبد

---

i لیکچرار، اسلامک اسٹڈیز، پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی

ii ایسوسی ایٹ پروفیسر، بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی

iii پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

الوہاب خلاف نے عبادات کے علاوہ آیاتِ احکام کو عائلی قوانین، قانون شہریت، احکام جرم و سزا، عدالتی قوانین، دستوری قوانین، اقتصادی قوانین اور قومی بین الاقوامی قوانین میں تقسیم کیا ہے۔[1] فقہی احکام کی اہمیت اور عملی زندگی اس کے تعلق کی وجہ سے بہت سارے محققین اور اہل علم نے آیات الاحکام کی تفسیر کا اہتمام کیا ہے۔ تمام مکاتب فکر نے قرآن کے قانونی مطالعہ پر اپنا کام مختلف انداز میں پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں "مالکی مکتب فکر" کے قدیم و معاصر علماء کا کام نہایت قابل ذکر ہے۔ اس تحقیق میں مالکی مکتب فکر میں ہونے والے احکام القرآن یا فقہ القرآن کے کام کا مطالعہ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اس میں قرآن پاک کے قانونی مطالعہ (یعنی احکام القرآن، فقہ القرآن) کے بارے میں مختلف تفاسیر اور مالکی علماء کی خصوصیات کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

مالکی فقہاء کا فقہ القرآن کے باب میں تفسیری کام

قرآن حکیم ایک ایسی کتاب ہدایت ہے جس کا مقصد زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی راہنمائی کرنا ہے۔ اس لئے یہ کتابِ ہدایت ان قانونی و فقہی معاملات اور ان کے احکام سے متعلق ہدایات پر بھی مشتمل ہے جو روزمرہ زندگی کے دوران انسان کو درپیش آتے ہیں۔ احکام سے متعلق آیات قرآن حکیم میں ہمیں جابجا نظر آتی ہیں مثلاً:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ[2]

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاص[3]

"اے ایمان والو تم پر قصاص کو فرض کیا گیا ہے۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[4]

"اے ایمان والو بے شک شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعوں کے تیر ناپاک شیطانی کام ہیں پس تم ان چیزوں سے بچو تاکہ تم کامیابی پاسکو۔"

قرآن حکیم کی تعلیم و تعلم کے حوالے سے مساعی کا سلسلہ دور نبوی سے شروع ہوتا ہے اور بغیر کسی توقف کے آج تک جاری و ساری ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف علوم کے ماہرین نے قرآن حکیم کو الگ الگ انداز سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس حوالے سے ایک معروف منہج ماہرین فقہ و قانون (فقہاء) کا تھا جس میں ان کا زیادہ مطمع نظر قرآن حکیم کا صرف وہ حصہ تھا جو احکام و قوانین کو (Discuss) کرتا ہے۔ احکام و مسائل سے متعلق آیات کی تفسیر کے حوالے سے عمومی طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا کہ سب سے پہلے قرآن حکیم کے ذریعے ہی ان آیات کی تفسیر کی جائے، اگر قرآن میں نہ ملے تو پھر سنت رسول سے راہنمائی لی جائے اور اگر وہاں بھی اس حوالے سے براہ راست راہنمائی نہ ملے تو وہ ان آیات کی تفسیر میں اپنی رائے واجتہاد سے استنباط کیا جائے۔ جیسے جیسے ان فقہاء مفسرین نے آیات سے استنباط احکام کا سلسلہ شروع کیا تو ان کے بعد کے متاخرین فقہاء نے اپنے اپنے امام کی تقلید میں ان کی فقہ کے اصولوں کو سامنے رکھ کر اس حوالے سے احکام کی آیات کی تفاسیر

لکھنی شروع کیں۔ متقدمین کے فقہی اسلوب کو معاصر فقہاء مفسرین نے بھی اس سلسلے کو جاری رکھا۔ ذیل میں مالکیہ کے ہاں اس باب میں لکھی جانے والی قدیم وجدید تفاسیر کا تعارفی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1) احکام القرآن لابن العربی کا تعارف

"احکام القرآن لابن العربی" معروف مالکی فقیہ ابن العربی المالکی کی فقہی تفسیر ہے، یہ تفسیر مفسرین کے ساتھ ساتھ فقہاء کے ہاں بھی مقبول ترین تفسیر رہی ہے۔ یہ تفسیر چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر مختلف مکتبات سے شائع ہوئی اور متداول ہے۔ ابن العربی نے احکام القرآن کو فقہ مالکی کے اصول وکلیات کو سامنے رکھ کر تصنیف کیا ہے۔

1. ابن العربی نے اپنی تفسیر میں ترتیب مصحف کا لحاظ رکھا ہے پہلے سورۃ الفاتحہ پھر سورۃ البقرۃ پھر آل عمران۔ ابن العربی پہلے ایک سورۃ ذکر کرتے ہیں پھر اس میں احکام سے متعلق جو آیات ہوتی ہیں ان کی تعداد بتاتے ہیں پھر فردا فردا سب آیات کی تفسیر ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں:

الآية الأولى وفيها خمس مسائل مثلا -------والآية الثانية وفيها سبع مسائل مثلا ----------

پھر اس طرح ایک ایک کر کے آیت سے متعلقہ تمام مسائل کی وضاحت کرتے ہیں اور اسی طرح ایک سورۃ مکمل کرتے ہیں۔ مثلا وہ سورہ آل عمران کی آیت:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[5]

"کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو خیر کی طرف بلائے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الْآيَة السَّابِعَة عَشْرَة قَوْله تَعَالَى وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ فِيهَا سِتُّ مَسَائِلَ:الْمَسْأَلَةُ الْأُولَى: قَوْله تَعَالَى: أُمَّةٌ كَلِمَةٌ ذَكَرَ لَهَا عُلَمَاءُ اللِّسَانِ خَمْسَةَ عَشَرَ مَعْنًى، وَقَدْ رَأَيْت مَنْ بَلَغَهَا إِلَى أَرْبَعِينَ، مِنْهَا أَنَّ الْأُمَّةَ بِمَعْنَى الْجَمَاعَةِ، وَمِنْهَا أَنَّ الْأُمَّةَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ الدَّاعِي إِلَى الْحَقِّ[6]

کہ مذکورہ آیت میں چھ مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ پہلا مسئلہ یہ ہے اس آیت میں جو لفظ "امہ" ذکر کیا گیا ہے، اہل لغت کے ہاں اس کے کئی معانی لیے گئے ہیں اور یہ تقریبا 40 تک پہنچ جاتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں کہ لفظ امہ جماعت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے، اس کے علاوہ ایک معنی اکیلے شخص کا بھی استعمال ہوا ہے جو حق کی طرف بلاتا ہو۔

اسی آیت کی تفسیر میں ابن العربی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو فرض قرار دیتے ہیں۔

2. ابن العربی نے قرآن حکیم کی آٹھ سورتوں کے علاوہ باقی سب کی تفسیر کی ہے۔ جن سورتوں کو ترک کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

سورۃ القمر، الحاقۃ، النازعات، التکویر، الانفطار، القارعۃ، الھمزہ، الکافرون

3. ابن العربی نے آیات کی تفسیر کی ترتیب یوں رکھی ہے:

سب سے پہلے آیت کا سبب نزول ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس آیت سے متعلق قرآت وارد ہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر مشکل الفاظ کی توضیح کرتے ہیں، پھر اس آیت سے متعلق صحابہ وتابعین کے اقوال اور دیگر مفسرین کی آراء ذکر کرتے ہیں، پھر اس آیت سے جو احکام مستنبط ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر مختلف فقہاء کی آراء ذکر کرتے ہیں، ان کے اقوال کی توجیح و ترجیح کرتے ہیں، پھر مالکی مذہب کے دلائل وبراہین پیش کرتے ہیں۔

4. ابن العربی چونکہ اصول کے بھی امام ہیں سو ان کی تفسیر میں آیات قرآنی سے براہ راست استنباط اصول کے مظاہر بھی جابجا نظر آتے ہیں۔ مثلاوہ سورۃ جاثیہ کی آیت:

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنْ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَاوَلا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ[7]

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

مَسْأَلَة هَلْ شَرَعَ مِنْ قَبْلِنَا شَرْع لَنَا،الْمَسْأَلَةُ الثَّالِثَةُ ظَنَّ بَعْضُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْعِلْمِ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ شَرْعَ مِنْ قَبْلِنَا لَيْس بِشَرْعٍ لَنَا؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَفْرَدَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأُمَّتَهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ بِشَرِيعَةٍ؛ وَلَا نُنْكِرُ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأُمَّتَهُ مُنْفَرِدَانِ بِشَرِيعَةٍ، وَإِنَّمَا الْخِلَافُ فِيمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْهُ مِنْ شَرْعِ مَنْ قَبْلَنَا فِي مَعْرِضِ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ وَالْعِظَةِ، هَلْ يَلْزَمُ اتِّبَاعُهُ أَمْ لَا؟ وَلَا إشْكَالَ فِي لُزُومِ ذَلِكَ، لِمَا بَيَّنَّاهُ مِنْ الْأَدِلَّةِ[8]

یعنی مذکورہ بالا آیت سے بعض اہل علم نے یہ استدلال کیا ہے کہ سابقہ شرائع ہمارے لیے حجت نہیں ہیں۔

5. ابن العربی نے کئی مقامات پر اپنے فقہی مذہب کے ثبوت کے لیے بہت شدت کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ بعض مقامات پر دیگر فقہاء کے لیے ناشائستہ الفاظ بھی استعمال کیے ہیں مثلا سورۃ النساء کی آیت:

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ[9]

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

الْمَسْأَلَةُ الْخَامِسَةُ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيّ إمَامُ الْحَنَفِيَّةِ فِي كِتَابِ " أَحْكَامِ الْقُرْآنِ " لَهُ: لَيْسَ نِكَاحُ الْأَمَةِ ضَرُورَةً؛ لِأَنَّ الضَّرُورَةَ مَا يُخَافُ مِنْهُ تَلَفُ النَّفْسِ أَوْ تَلَفُ عُضْوٍ، وَلَيْسَ فِي مَسْأَلَتِنَا شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ. قُلْنَا: هَذَا كَلَامُ جَاهِلٍ[10]

کہ ابو بکر رازی جو حنفی امام ہیں وہ اپنی کتاب احکام القرآن میں یہ کہتے ہیں کہ باندی کا نکاح ضروری نہیں ہے، کیوں کہ ضرورۃ تو وہ ہوتی ہے جہاں جانے جانے کا یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خطرہ ہو اور اس مسئلے میں تو ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی سو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک جاھل انسان کا کلام ہے۔

2) الجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ

"الجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ" ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ کی فقہی تفسیر ہے، جو تمام فقہی مذاہب کی مقبول و معروف فقہی تفسیر ہے۔ تفسیر قرطبیؒ مکمل قرآن کی تفسیر ہے۔ اس میں آیات احکام کی تفسیر بہت تفصیل کے ساتھ کی گئی

ہے۔ یہ تفسیر مالکی فقہ کے اصول وکلیات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ یہ تفسیر 20 جلدوں پر مشتمل ہے۔ امام قرطبیؒ ابتدا میں اپنے تفسیری منہج کی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس کی چند خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَشَرْطِي فِي هَذَا الْكِتَابِ: إِضَافَةُ الْأَقْوَالِ إِلَى قَائِلِيهَا، وَالْأَحَادِيثِ إِلَى مُصَنِّفِيهَا، فَإِنَّهُ يُقَالُ: مِنْ بَرَكَةِ الْعِلْمِ أَنْ يُضَافَ الْقَوْلُ إِلَى قَائِلِهِ. وَكَثِيرًا مَا يجيئ الْحَدِيثُ فِي كُتُبِ الْفِقْهِ وَالتَّفْسِيرِ مُبْهَمًا، لَا يَعْرِفُ مَنْ أَخْرَجَهُ إِلَّا مَنِ اطَّلَعَ عَلَى كتب الحديث.--------- هَكَذَا إِلَى آخِرِ الْكِتَابِ. وَسَمَّيْتُهُ بِالْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ[11]

یعنی ہم نے ہر قول کو اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کیا ہے اور ہر حدیث کے لیے اس کے پیش کرنے والی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ اور بعض مقامات کے علاوہ دیگر مفسرین اور تاریخ دانوں کی طرح ادھر ادھر کے قصے کہانیاں ذکر نہیں کیں بلکہ اپنی تفسیر میں احکام سے متعلقہ آیات پر زیادہ توجہ دی ہے، جن آیات میں ایک، دو یا زیادہ احکام تھے ان میں احکام کا استنباط کیا ہے، اس کے علاوہ وہ آیات جو احکام سے متعلق نہیں ہیں، ان میں دوسرے حوالوں سے تفسیر کی ہے۔ اس کے علاوہ آیات کا اسباب نزول بھی ذکر کیا ہے۔ جہاں لغوی حوالے سے الفاظ کے فہم میں دشواری کا سامنا ہو سکتا تھا اس میں بھی الفاظ کے معانی کو کھولنے کی کوشش کی ہے، اور یہی طریقہ تفسیر کے آخر تک اختیار کیا گیا ہے، اور اس تفسیر کا نام میں نے "الجامع لاحکام القرآن" رکھا ہے۔

امام قرطبیؒ کی آیات احکام کی تفسیر میں ترتیب یہ ہوتی ہے کہ وہ سب سے پہلے آیت ذکر کرتے ہیں پھر بتاتے ہیں کہ مذکورہ آیت کے اندر اتنے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ مثلا سورۃ بقرۃ کی آیت:

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولئِكَ هُمُ الْخاسِرُونَ[12]

کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولئِكَ هُمُ الْخاسِرُونَ، فِيهِ سبع مسائل[13]

یعنی اس آیت کے اندر سات مسائل ذکر ہیں۔

أ. امام آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لغات، اعراب اور قرآت کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں۔

ب. امام اپنی تفسیر میں فلاسفہ، معتزلہ، جبریہ اور غالی صوفیاء پر سخت جرح کرتے ہیں۔

ت. امام آیات کی تفسیر کے دوران متعلقہ آیات کے سبب نزول کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں۔

ث. امام آیات کی تفسیر کو دوران قصص و اسرائیلیات کے بیان سے اجتناب کرتے ہیں۔

ج. امام آیات احکام کی تفسیر کے ذیل میں مسائل فقہیہ کو کثرت سے ذکر کرتے ہیں اور بعض مقامات پر آیت سے متعلقہ مسئلے کی مفصل تشریح کرتے ہیں۔ مثلا سورہ بقرۃ کی آیت:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[14]

"اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے لگا ہوں تو وہ بولے کہ کیا آپ زمین میں بنائیں گے تاکہ وہ فساد کریں اس پر خون بہائیں، اور ہم آپ کی حمد کے ساتھ آپ کی تسبیح کرتے ہیں اور آپ کی تقدیس بیان کرتے ہیں تو اللہ نے فرمایا بے شک مین وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

کی تفسیر کرتے ہوئے امامت کبری اور اس سے متعلقہ مسائل کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور اسی مسئلہ خلافت کے لیے استشہاد کے طور پر دیگر قرآنی آیات بھی ذکر فرمائی ہیں:

وَدَلِيلُنَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:" إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً" ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى:" يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ" ، وَقَالَ:" وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ" أَيْ يَجْعَلُ مِنْهُمْ خُلَفَاءَ، إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْآيِ[15]

یعنی اللہ تعالی نے قرآن میں اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر انسان کو عطا کردہ خلافت کا ذکر کیا ہے مثلا حضرت داؤد علیہ السلام کو مخاطب کر کے بھی کہا کہ ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے، پھر کہا کہ اللہ نے مومنین سے وعدہ کیا ہے کہ جو بھی نیک عمل کرے گا، اللہ اس کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

6. امام قرطبی خود اگرچہ مالکی ہیں لیکن متعصب بالکل بھی نہیں ہیں دوسرے فقہی مذاہب کی آراء ذکر کرتے ہیں اور اگر دوسرے کی دلیل میں وزن ہو تو اس کو قبول کرتے ہیں۔ مثلا سورۃ بقرۃ کی آیت:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ[16]

کی تفسیر میں آیت سے متعلق ایک مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَاخْتَلَفُوا أَيْضًا فِيمَنْ جَامَعَ نَاسِيًا لِصَوْمِهِ أَوْ أَكَلَ، فَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَإِسْحَاقُ: لَيْس عليه في الوجهين شي، لَا قَضَاءَ وَلَا كَفَّارَةَ. وَقَالَ مَالِكٌ وَاللَّيْثُ وَالْأَوْزَاعِيُّ: عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ ----وَعِنْدَغَيْرِمَالِكٍ: لَيْسَبِمُفْطِرٍ كُلُّ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا لِصَوْمِهِ. قُلْتُ: وَهُوَ الصَّحِيحُ، وبه قال الجمهور[17]

یعنی بھول کے کھانے پینے والے روزہ دار کے لیے کیا حکم ہو گا تو جمہور کا کہنا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن امام مالک، لیث اور امام اوزاعی کہتے ہیں کہ روزہ ٹوٹ جائے گا اس کی قضاء ہو گی لیکن کفارہ نہیں دینا پڑے گا۔ میں کہتا ہوں کہ یہی درست ہے اور یہی جمہور کا مسلک بھی ہے۔

3) احکام القرآن للجہضمی کا تعارف

"احکام القرآن للجہضمی" ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق الجہضمی کی فقہی تفسیر ہے، جو تمام فقہی مذاہب کی مقبول و معروف تفسیر ہے۔ امام جہضمی کی تفسیر "احکام القرآن" چونکہ اپنے موضوع پر لکھی جانے والی ابتدائی کتب میں سے ایک ہے سو اس لیے امام نے متاخرین کے طریقے کے خلاف نہایت ہی سادہ اسلوب میں اپنی تفسیر لکھی ہے۔ ہمارے پاس اس وقت جو احکام القرآن موجود ہے وہ صرف سورۃ النساء، المائدہ، المومنون، النور، المجادلہ، الصف، الجمعۃ، المنافقون، التغابن اور سورۃ

الطلاق کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ دراصل یہ تفسیر امام نے لکھی مکمل تھی لیکن امتداد زمانہ کے سبب اس کا باقی حصہ مفقود ہو گیا۔ امام ابو یعلی الخلیلی کہتے ہیں:

وله في الحديث تصنيف وفي أحكام القرآن تصنيف في مائة وعشرين جزءا

"امام کی حدیث کے اندر بھی تصنیف ہے اور احکام القرآن کے موضوع پر بھی تصنیف ہے جو کہ 120 حصوں پر مشتمل ہے۔"

امام جھضمی کو علم لغت پر بھی عبور حاصل تھا سو وہ آیات احکام کی تفسیر میں اس پہلو کو خاص طور پہ مد نظر رکھتے ہیں اور الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں مثلا "ولا تقتلو انفسکم" کی تفسیر میں انفسکم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ای لایقتل بعضکم بعضا ثم انتم هؤلاء تقاتلون انفسکم[18]

"انفسکم سے مراد یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔"

أ. امام کی تفسیر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ امام نے تفسیر مالکی اصول و کلیات کو سامنے رکھ کر کی ہے اور اپنی تفسیر میں جگہ جگہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا رد کیا ہے لیکن امام احمد بن حنبل پر ان کے ہاں کوئی رد نہیں ملتا۔ یہاں تک کہ ان کے ہاں دیگر علماء حنابلہ پر بھی کوئی نقد نہیں ملتا۔ شاید اس کی وجہ یہ رہی ہو کہ امام احمد کا فقہی مذہب اس وقت تک اتنا پھیلا نہیں تھا۔

ب. امام اپنی تفسیر میں مصدر کے طور پر زیادہ تر منقولات، مسانید و آثار پیش کرتے ہیں اور ساتھ میں صحابہ و تابعین کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں۔

ت. امام اپنی تفسیر میں اسرائیلیات کا زیادہ ذکر نہیں کرتے۔ بہت ہی کم اسرائیلی روایات ہیں جو امام نے اپنی تفسیر میں ذکر کی ہیں مثلا سورۃ صف کی آیت:

قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ[19]

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے انصار ہیں۔"

اس کی تفسیر میں مختلف اسرائیلی روایات ذکر کرتے ہیں:

قال ورفع عيسى ورفع عيسى من روزنة في البيت الى السماء قال وجاء الطلب من اليهود فاخذوه الشبهة فقتلوه ثم صلبوه------ ورسوله ما شاء الله ثم رفعه الله اليه قال وهؤلاء المسلمون[20]

یہ سادہ اور آسان الفاظ میں لکھی جانے والی تفاسیر میں سے ہے۔ قاری کے لیے اس کا پڑھنا اور اس کو سمجھنا بالکل آسان ہے۔ امام جھضمی نے ساری آیات احکام کی تفسیر لکھی تھی لیکن ہم تک صرف کچھ سورتوں کی تفسیر پہنچ سکی ہے۔

4) احکام القرآن للباغائی

"احکام القرآن للباغائی" معروف مالکی فقیہ ابو العباس احمد بن علی بن احمد المقری الباغائی کی معروف تفسیر ہے، جو معروف مالکی فقیہ ہیں۔ علامہ الباغائی نے یہ تفسیر فقہ مالکی کو سامنے رکھ کر لکھی ہے۔ اس تفسیر کی خاص بات یہ ہے کہ یہ کہیں

سے بھی شائع نہیں ہوئی بلکہ یہ مخطوطہ کی صورت میں مکتبۃ الازہریہ قاہرہ میں موجود ہے۔ اس تفسیر کی علمی حوالے سے بڑے علماء نے تصدیق کی ہے، مثلا ابن فرحون لکھتے ہیں:

وكان لا نظير له في علم القرآن قراءته وإعرابه وأحكامه وناسخه ومنسوخه وكتابه في أحكام القرآن نحا فيه نحواً حسناً وهو على مذهب مالك رحمه الله تعالى[21]

قاضی عیاض اس حوالے سے لکھتے ہیں:

وكان أبو عبد الله بن عتاب يستحسن تأليفه في الأحكام، وقرأه عليه[22]

5) منتخب الاحکام کا تعارف

"منتخب الاحکام" معروف مالکی فقیہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ کی تفسیر ہے جو علامہ ابن ابی زمنیین کے نام سے زیادہ معروف ہیں۔ یہ تفسیر دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ منتخب الاحکام اندلسی فقیہ علامہ ابن زمنین کی فقہی تفسیر ہے جو چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئی۔ شیخ نے اپنی کتاب کو خالصتا فقہی اسلوب میں تحریر کیا ہے اور کتاب کو فقہی ابواب کے مطابق ترتیب دیا ہے، مثلا وہ کتاب کی ابتدا ان ابواب کے عنوانات سے کرتے ہیں:

أ. الکتاب الاول مسائل الدعوی والقضاء، الکتاب الثانی مسائل القضاء، الکتاب الثاث مسائل الشفعہ

ب. مصنف نے اپنی کتاب میں اختصار کے پہلو کو ہر جگہ ملحوظ رکھا ہے بالخصوص جب وہ دیگر فقہاء کے اقوال و دلائل کا ذکر کرتے ہیں۔ البتہ امام مالک کے اقوال کے ذکر کے لیئے زیادہ انحصار "المدونۃ الکبری" پر کرتے ہیں۔

ت. مصنف نے اپنی کتاب میں زیدہ تر مالکی مصادر تفسیر و فقہ سے استفادہ کیا ہے، مثلا اکثر موطا امام مالک، المدونۃ الکبری، کتاب الماجشون، کتاب ابن زیاد، کتاب ابن سحنون، مسائل ابن مزین اور المجموعۃ لابن عدوس شامل ہیں۔

6) احکام القرآن لابی فضل القشیری کا تعارف

"احکام القرآن لابی فضل القشیری" معروف مالکی فقیہ بکر بن محمد القشیری کی تفسیر ہے۔ یہ پہلے مخطوطہ کی شکل میں ترکی میں موجود تھی۔ بعد ازاں جامعہ امام محمد بن سعود نے اس پر تحقیق کر کے اس کو شائع کیا ہے۔

1. یہ تفسیر در حقیقت "احکام القرآن للقاضی اسماعیل بن اسحاق" کی تلخیص ہے۔
2. یہ مکمل قرآن حکیم کی تفسیر نہیں ہے بلکہ یہ صرف چند سورتوں کی تفسیر ہے جن میں النساء، المائدہ، المومنون، النور، الجمعۃ، المنافقون اور الطلاق شامل ہیں۔ زیادہ تر جن سورتوں کو ترک کی گیا ہے ان میں زیادہ تر مکی سورتیں ہیں۔
3. مصنف نے تفسیر میں حد درجہ اختصار سے کام لیا ہے، یہاں تک کہ اکثر احادیث کے ذکر کرتے ہوئے اسناد کو ہی حذف کر دیا ہے۔ اسی طرح مسائل فقہیہ اور ان کے دلائل کے بیان میں بھی اختصار کے پہلو کو ملحوظ رکھا ہے ایسے مواقع پر اکثر یہ ان الفاظ کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں کہ "مثال ما اوردھصاحبالاصل"

4. آیات احکام کی تفسیر کے ذیل میں فقہاء کے اقوال ان کے معروف دلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، البتہ دیگر مفسرین کی آراء و اقوال کا اکثر صرف اشارتاً ذکر کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ "وقال جماعةمنالمفسرین" [23] یا پھر کہتے ہیں "قال المفسرون" [24]

اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ایک نامکمل اور مختصر تفسیر ہے۔ جن سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے ان میں بھی نہایت اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

7) احکام القرآن لابن الفرس کا تعارف

"احکام القرآن لابن الفرس" عبدالمنعم بن محمد بن عبدالرحیم الغرناطی المالکی کی تصنیف کردہ فقہی تفسیر ہے، جو فقہاء و مفسرین دونوں کی مقبول ترین تفاسیر میں سے ایک تفسیر ہے۔ یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

"احکام القرآن لابن الفرس" امام ابن الفرس کی معروف فقہی تفسیر ہے۔ جو مختلف مقامات سے طبع ہوئی ہے بعض جگہوں سے دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ دار ابن حزم سے یہ تفسیر تین جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ امام نے اپنی تفسیر کو مصحف کی ترتیب سے تصنیف کیا ہے۔ تفسیر کی ابتدا سورۃ فاتحہ سے کی گئی ہے اور اختتام سورۃ الناس پر کیا ہے۔

1. امام ہر سورۃ کی تفسیر میں پہلے سورۃ کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کہ وہ مکی ہے یا مدنی ہے۔ اس میں سے کون سی آیات ناسخ ہیں کون سی منسوخ ہیں۔ مثلاً سورۃ النساء کے بارے میں لکھتے ہیں:

سورةالنساء: هذهالسورةمدنيةوفيهامن الاحكام والناسخ والمنسوخ مواضع [25]

کہ سورۃ النساء مدنی سورۃ ہے اس سورۃ میں احکام سے متعلق بھی آیات موجود ہیں اور کچھ جگہوں پر ناسخ و منسوخ بھی ہے۔
سورۃ البروج کی ابتدا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سورةالبروج: وهيمكيةوليسفيها احكام ولا نسخ [26]

کہ سورۃ البروج مکی سورۃ ہے اور اس میں احکام کوئی نہیں ہیں اور نہ ہی اس کی کوئی ناسخ یا منسوخ ہے۔

2. امام کا آیات احکام کی تفسیر میں اسلوب یہ ہوتا ہے کہ امام پہلے آیت ذکر کرتے ہیں جس میں کوئی حکم یا احکام ہوتے ہیں۔ پھر اس کے احکام کی وضاحت کرتے ہیں، پھر اس مسئلے کے حکم کے حوالے سے علماء کے اختلاف کو ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس آیت کے کا سبب نزول ذکر کرتے ہیں۔
3. امام نے آیات احکام کی تفسیر میں مالکی اصول و قواعد کو پیش نظر رکھا ہے۔ ساتھ میں وہ کسی بھی حکم کے حوالے سے دیگر فقہاء کی آراء اور ان کے دلائل کا بھی ذکر کرتے ہیں
4. امام نے آیات احکام کی تفسیر میں جن مصادر سے استفادہ کیا ہے ان میں احکام القرآن الکیا الھراسی، احکام القرآن للجصاص، احکام القرآن لابن العربی، احکام القرآن لابن البکیر، تفسیر ابن جریر اور الاشراف علی مسائل الاختلاف معروف ہیں۔ مثلاً سورۃ بقرۃ کی آیت:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ[27]

کہ یعنی روزہ ویسے تو فرض ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار یا مسافر ہے تو وہ ان روزوں کو دوسرے دنوں میں قضا کر سکتا ہے، کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد اختلفو هل الصوم افضل؟ امالفطر؟ ام هماسواء؟ فقيل: الصوم افضل لقولسهتعالى (وان تصومو خير لكم) فعم،----------وهذااحدقولى مالک والشافعي-وقيل: الفطرافضل للحديث المتقدم وهو "ليس من البران تصوموافى السفر"---------قول ابن عباس وابن عمر،واليه ذهب عبدالملک بن الماجشون[28]

یعنی مریض یا مسافر کے لیے سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا افطار کرنا افضل ہے۔ امام مالک و امام شافعی کے ایک قول کے مطابق روزہ افضل ہے، اور دیگر بعض فقہاء کا نکتہ نظر یہ ہے کہ روزہ افطار کر لینا زیادہ افضل ہے۔

8) الفرائض وشرح آیات الوصیۃ کا تعارف

"الفرائض وشرح آیات الوصیۃ" معروف مالکی فقیہ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن أحمد السھیلی کی تفسیر ہے۔ یہ تفسیر ایک جلد میں مکتبۃ الفیصلیۃ مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی ہے۔

اس تفسیر کی خاص بات یہ ہے کہ یہ صرف احکام وراثت و وصیت سے متعلق قرآنی آیات کی توضیح و تشریح پر مشتمل ہے۔ مصنف نے تفسیر کی ابتدا ہی ان الفاظ کے ساتھ کی ہے کہ "الحمد لله الذی له میراث السموات والارض"[29]

مصنف کا تفسیر آیات میں اسلوب یہ ہے کہ وہ ہر آیت کے درمیان موجود مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کرتے ہیں، مثلا آیتِ وراثت کی تشریح میں "لذکر" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقوله للذكر بالألف واللام التي للجنس مع اللفظ المشتق من الذكورة[30]

مصنف مختلف مقامات پر احکام وراثت سے متعلق احادیث کا ذکر کرتے ہیں مثلا آیت وراثت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وَمن السّنَن الْوَارِدَة فِي الْفَرَائِض أَيْضا حَدِيث ابْن مَسْعُود أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قضى فِي بنت وَابْنَة ابْن أَن للْبِنْت النّصْف ولَبنة الْبنت السدس تَكْمِلَة الثلثَيْنِ وَهُوَ صَحِيح[31]

اس تفسیر میں ساری فقہی آیات کا تذکرہ نہیں کیا گیا بلکہ وراثت اور وصیت سے متعلق آیات کو واضح کیا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جدید تحقیق کے ذریعے اس پر حاشیہ لکھا جائے اور اس میں دور حاضر کے وراثت و وصیت سے متعلق جدید احکام کو بیان کیا جائے۔

9) اضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن کا تعارف

"اضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن" معاصر فقیہ محمد الامین بن محمد الشنقیطی کی تفسیر ہے۔ جو ایک جلد میں دار الفکر بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ اس تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ دیگر تفاسیر فقہیہ کے بر عکس یہ مکمل قرآن حکیم کی

تفسیر ہے۔ جس کی ترتیب بھی قرآنی سور کے مطابق ہے۔ مصنف آیات میں مذکور الفاظ کی لغوی وضاحت ساتھ ساتھ کرتے ہیں۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالَى: (الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ)هما وَصْفَانِ لِلَّهِ تَعَالَى، وَاسْمَانِ مِنْ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى، مُشْتَقَّانِ مِنَ الرَّحْمَةِ عَلَى وَجْهِ الْمُبَالَغَةِ، وَالرَّحْمَٰنُ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحِيمِ[32]

مصنف اپنی تفسیر میں اکثر متقدمین میں سے ابن کثیر، طبری، ابن عربی وغیرہ کے اقوال و آراء کا ذکر کرتے ہیں۔ فقہی آراء میں فقہاء اربعہ کی آراء کے علاوہ دیگر فقہاء کی آراء کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً بحری جانوروں کی حلت و حرمت کے حوالے سے سلف کے اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ نَافِعٍ، وَابْنُ دِينَارٍ: مَيْتَةُ الْبَحْرِ مِمَّا يَعِيشُ فِي الْبَرِّ نَجِسَةٌ.وَنَقَلَ ابْنُ عَرَفَةَ قَوْلًا ثَالِثًا بِالْفَرْقِ بَيْنَ أَنْ يَمُوتَ فِي الْمَاءِ، فَيَكُونُ طَاهِرًا، أَوْ فِي الْبَرِّ فَيَكُونُ نَجِسًا[33]

مالکیہ کی آراء اور دلائل کے لیے زیادہ تر موطا، المدونۃ الکبری، المغنی اور قرطبیؒ سے استفادہ کرتے ہیں۔ اگرچہ بعض جگہ باقی کتب سے حوالہ جات بھی پیش کرتے ہیں۔ اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ فقہاء مالکیہ نے قرآن کریم کی فقہی آیات پر مختلف انداز میں کام کیا ہے۔ کچھ نے اسرائیلی روایات کا تذکرہ کیا ہے جبکہ کچھ نے اِن کو ترک کر دیا ہے، کچھ نے احادیث، اقوالِ صحابہ اور اقوال تابعین کو پیش کیا ہے، کچھ نے بالکل اختصار سے کام کیا ہے جبکہ کچھ نے تفصیل کے ساتھ ان آیات کی تشریح و توضیح بیان کی ہے۔

خلاصہ بحث

فقہ اسلامی کے لئے اساسی ترین اور بنیادی ترین منبع و ماخذ قرآن کریم ہے۔ روایات کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے ہی قرآن کے ذریعے احکام حاصل کرنے کی روش اصحاب رسول اللہ میں رائج تھی۔ اصحابِ رسولِ کے بعد تابعین کرام علیہم الرحمہ بھی اسی روش پر جاتے رہے۔ قرآن کریم میں بیان کردہ آیاتِ احکام دو طرح کی ہیں۔ کچھ آیات ایسی ہیں جن میں احکام کو بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے زیادہ تر احکام کا تعلق اسی قسم سے ہے۔ جبکہ کچھ احکام ایسے ہیں جنہیں غور و فکر کے ذریعے اخذ کیا جاتا ہے۔ اس کی پھر دو مزید اقسام ہیں، کچھ احکام وہ ہیں جنہیں بغیر کسی واسطہ کے مستنبط کیا جاتا ہے، اس کے ساتھ کسی اور آیت کریمہ کو ملانے کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ کچھ احکام وہ ہیں جنہیں کسی دوسری دلیل سے ملا کر اخذ کیا جاتا ہے۔ قرآنی آیات سے اخذ کردہ احکام کو "اسلامی فقہ" یا "قرآن کا قانونی مطالعہ" کہا جاتا ہے۔ فقہی احکام کی اہمیت اور عملی زندگی اس کے تعلق کی وجہ سے بہت سارے محققین نے آیات الاحکام کی تفسیر کا اہتمام کیا ہے۔ تمام فقہی مکاتبِ فکر کے علماء نے اس پر مختلف انداز میں کام کیا ہے۔ اس سلسلے میں "مالکی مکتب فکر" کے پرانے اور ہم عصر علماء کا کام بہت قابل ذکر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مالکی مکتبِ فکر کے احکام القرآن پر کام سامنے لایا جائے۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر زیر نظر مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 عبدالوہاب، علم اصول فقہ: 31-32، مکتبۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، مصر (س۔ن)

Abdul Wahab, Ilm Usool e Fiqha, Maktaba Al-Dawatul Islamia, Egypt, Without Publishing Date, Page: 31-32

2 سورۃ البقرۃ2: 43

Surah Al-Baqara 2: 43

3 سورۃ البقرۃ2: 178

Surah Al-Baqara 2: 178

4 سورۃ المائدۃ5: 90

Surah Al-Maida 5: 90

5 سورۃ آل عمران3: 104

Surah Aal-Imran 3: 104

6 محمد بن عبداللہ العربی، أحکام القرآن 1: 382، دار الکتب العلمیہ، بیروت–لبنان، 1433ھ

Muhammad bin Abdullah Al-Arabi, Ahkamul Quran, Darul Kutub Ilmiya, Beirut, Lebenon, 1433 H, Vol: 1, Page: 382

7 سورۃ الجاثیہ45: 18

Surah Al-Jasia 45: 18

8 أحکام القرآن للعربی1: 423

Ahkamul Quran Lil Arabi, Vol: 1, Pagel 423

9 سورۃ النساء4: 25

Surah Al-Nisa 4: 25

10 أحکام القرآن للعربی1: 504

Ahkamul Quran Lil Arabi, Vol: 1, Pagel 504

11 امام قرطبیؒ، تفسیر القرطبیؒ1: 3، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1433ھ

Imam Qurtubi, Tafseer Al-Qurtubi, Darul Kutb Ilmiya, Beirut, 1433 H, Vol:1, Page: 3

12 سورۃ البقرۃ2: 27

Surah Al-Baqara 2: 27

13 تفسیر القرطبیؒ1: 246

Tafseer Al-Qurtubi, Vol:1, Page: 246

14 سورۃ البقرۃ2 :30

Surah Al-Baqara 2: 30

15 تفسیر القرطبیؒ1 :264

Tafseer Al-Qurtubi, Vol:1, Page: 264

16 سورۃ البقرۃ2 :187

Surah Al-Baqara 2: 187

17 تفسیر القرطبیؒ1 :322

Tafseer Al-Qurtubi, Vol:1, Page: 322

18 ابو اسحاق اسماعیل جہمضی، احکام القرآن 1: 70، دار ابن حزم-بیروت، 1990ء

Abu Ishaq Ismail Juhmadi, Ahkam ul Quran, Dar Ibn Huzm, Beirut, 1990, Vol:1, Page: 70

19 سورۃ الصف61 :14

Surah Al-Saff 61: 41

20 احکام القرآن 1 :187

Ahkam ul Quran, Vol:1, Page: 187

21 ابراہیم بن علی، الدیباج المذہب1: 175، دار الجیل، بیروت، 1400ھ

Ibrahim bin Ali, Al-Dibaj Al-Mazhab, Darul Jeel, Beirut, 1400 H, Vol: 1, Page: 175

22 قاضی عیاض، ترتیب المدارک1 :198، دار الغرب، بیروت، 1433ھ

Qazi Ayadh, Tarteebul Madarik, Darul Gharb, Beirut, 1433 H, Vol: 1, Page: 198

23 سورۃ یونس10 :87

Surah Younas 10: 87

24 سورۃ النحل16 :75

Surah Al-Nahl 16: 75

25 محمد عبد المنعم، احکام القرآن2: 40، دار ابن حزم، بیروت، 1990ء

Muhammad Abdul Mun'am, Ahkam ul Quran, Dar Ibn Huzm, Beirut, 1990, Vol:2, Page: 40

26 نفس مصدر3 :615

Ibid, Vol: 3, Page: 615

27 سورۃ البقرۃ2 :184

Surah Al-Baqara 2: 184

28 احکام القرآن1 :185

Ahkamul Quran Lil Arabi, Vol: 1, Pagel 185

29 عبدالرحمن بن عبداللہ، الفرائض1 :25، دارالجیل، بیروت، 1400ھ

Abdul Rahman bin Abdullah, Al-Faraied, Darul Jeel, 1400 H, Vol:1, Page: 25

30 نفس مصدر1 :39

Ibid, Vol:1, Page: 39

31 الفرائض1 :80

Al-Faraied, Vol:1, Page: 80

32 علامہ شنقیطی، تفسیر أضواء البیان1 :5، دارالفکر، بیروت، 1433ھ

Allama Shunqyti, Tafseer Azwaul Bayan, Darul Fikar, Beirut, 1433 H, Vol: 1, Page: 5

33 نفس مصدر

Ibid